Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

Baba Farid-ud-Din Ganj Shakar and His Teachings About Asceticism & Self-Sufficiency: A Research and Historical Study

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی فقر واستغناء کے متعلق تعلیمات (ایک تحقیقی و تاریخی مطالعہ)

Dr. Masood Ahmad Mujahid
Associate Professor
School of Arabic, Minhaj University, Lahore
Email: dr.masoodmujahid@gmail.com

Dr. Faiz ullah Baghdadi
Professor
School of Arabic, Minhaj University, Lahore
Email: fdar58@gmail.com

Muhammad Iqbal
PhD Scholar
Minhaj University, Lahore
Email: chishtiali777@gmail.com

Syed M. Rehan ul Hassan Gelani
Visiting Faculty
School of Law and Policy (SLP) UMT, Lahore
Email: hassanizami@gmail.com

Abstract

The Islamic Sharia (Islamic Law) deals with the physical and visible aspect of life. Spiritualism is the inside of Sharia. The basis of spiritualism and the science of Sufism is the excellence of what Sharia achieves by accomplishing its commands and actions through extreme righteousness of intention and trueness of heart and soul. The otherworldly mindset is the real spirit of Islam. Islam is lifeless without otherworldly beliefs in the same way as our physical organism is a dead body without soul. The Sufi saints and the friends of Allah spread the teachings of Islam everywhere. The Sufi saints are always regardless and

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 19, 2025

needless towards peoples’ wealth and properties for themselves because Sufism is that stage of Allah’s friendship where they do not feel any grievance or complaint against anybody. This treatise concentrates on otherworldly mindset and teachings and disregard for worldly interests of his eminence, head of saints, Shaykh-ul-Islam Baba Farid-ud-Din Ganj Shakar (Allah be pleased with him). It apprises you of the episodes of his life that vividly mirror his otherworldly pursuits, disregard for the worldly pursuits, asceticism, self-denial and austerity. We learn how Baba Farid-ud-Din Ganj Shakar remained needless of people and how perfectly he spent his life with excellent trust and faith in Almighty Allah.

Keywords: Islam, asceticism, self-sufficiency, Abstention, Trust, Teachings

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ ہدایت کے وہ سرچشمہ ہیں، جنہوں نے اپنے علم و عمل کے ذریعے کفرستانِ ہند کے اندھیروں میں نورِ الٰہی سے بت کدہ ہند میں توحید ربانی کا بول بالا کیا۔ جہاں آپ نے ظلمت و جہالت میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنی مخلصانہ جد وجہد سے صراطِ مستقیم پر گامزن کیا، وہیں پر آپ نے تشنگانِ علم و معرفت کو علمی اور روحانی فیوضات وبرکات سے سیر اب بھی کیا۔ یہ آپ کی مخلصانہ کاوشوں کا ہی ثمر تھا کہ آپ کے ہاتھوں پر لاکھوں انسانوں نے اسلام قبول کیا اور لوگوں کے سینوں میں توحید و رسالت کی شمع روشن ہوئی۔ آپ کی تعلیمات قرآن و سنت سے مستنبط وماخوذ ہیں۔ آپ نے ہمیشہ اللہ کی عبادت، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا اور انسانوں سے محبت کا درس دیا۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی تعلیمات سے قرآن و سنت کا پرتو اور روشنی مترشح ہوتی ہے۔ آپ کا تبلیغ انداز عین اسوۂ نبوی پر تھا۔ آپ علیہ الرحمہ کی تعلیمات وملفوظات لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اسلام نے جہاں قناعت واستغناء اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی تعلیمات اور آپ کی زندگی سے جھلکتے واقعات بھی اُنہی اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ کا تبلیغ اسلام کرتے وقت حدیث بیان کرنا اور سوال پوچھنے والوں کے جوابات حدیثِ نبوی سے استشہاد و استنباط کرتے ہوئے دینا، آپ کی حدیثِ نبوی سے والہانہ محبت اور علمی تعمّق پر دلالت کرتا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

حضرت فرید الدین شکر گنج کا تعارف:

حضرت بابا فرید الدین کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا اسم گرامی 'مسعود' اور لقب فرید الدین تھا، 'گنج شکر' کے نام سے مشہور ہوئے۔(1) آپ کی پیدائش قصبہ کہنی وال (کھوتوال) ضلع ملتان میں ہوئی۔ آپ علیہ الرحمہ کا پدری شجرہ نسب سیدنا عمر فاروق اعظم ﷺ سے ملتا ہے۔(2) آپ کی ولادت ۵۶۹ھ، (جبکہ ایک روایت کے مطابق ۵۷۱ھ) میں ہوئی۔ آپ کا وصال ۶۶۴ھ میں ہوا۔(3)

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اپنے زمانے کے مایہ ناز عالم تھے، جو حدیث نبوی، تفسیر قرآن اور دیگر علوم و فنون پر دسترس رکھتے تھے۔ آپ علیہ الرحمہ کے علمی تبحر کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنی مجلس میں درس وتدریس کے دوران بیک وقت عربی، فارسی اور پنجابی میں گفتگو فرماتے۔

بابا فرید الدین گنج شکر کے علمی تبحر و تعمق کے متعلق کئی علماء و فضلاء نے لکھا ہے۔ آپ کا شمار اپنے زمانے کے علماء میں معتبر عالمِ دین کے طور پر کیا جاتا تھا۔ دیگر علماء کو جب مختلف قسم کے گنجلک مسائل پیش آتے، جن کو حل کرنے سے وہ قاصر ہوتے تو بابا فرید الدین گنج شکر اُن مسائل کو بلا توقف حل فرما دیتے۔ آپ کے پاس محض کسبی علم نہیں بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے وہبی علم بھی تھا۔

فقر و استغناء کا قرآنی تصور:

فقر و استغناء کا مطلب لوگوں کی مالی خوشحالی و فراوانی اور اُن کے مرتبہ و اقتدار سے بے پرواہ اور بالاتر ہو کر اِس طرح زندگی گزارنا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انسان کو کسی سے کچھ مل جانے کی طمع و لالچ نہ رہے۔ انسان کا استغناء یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ذات کے علاوہ دوسرے تمام لوگوں سے بے نیاز اور مستغنی ہو کر زندگی گزارے۔ نہ کسی کے مال و دولت پہ نظر ہو نہ عہدہ و اقتدار پہ، نہ جاہ و منزلت پہ نظر ہو نہ شان و شوکت پہ۔ اِس لئے کہ جو لوگ دُنیا میں خوش حالی و فراوانی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ خود اُس ذات سے بے نیاز نہیں ہوسکتے جو سب سے بڑھ کر بے نیاز ہے۔ لہٰذا انسان کو

(1) سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرۃ اَولیائے کرام، اَدبستان، لاہور، پاکستان۔ المطبوع:۱۹۷۳ء۔ ص 92
(2) چشتی صابری، میاں عبد الحمید، مردان حق (چشت اہلِ بہشت)، کوئٹہ، پاکستان۔ المطبوع:۱۹۹۸ء۔ ص ۴۷
(3) کپتان واحد بخش سیال چشتی، مقامِ گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین، لاہور، پاکستان۔ المطبوع:۱۴۱۱ھ۔ ص ۱۳۹

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

مخلوق سے مستغنی و بے نیاز ہو کر اُس بے نیاز ذات کے سامنے دست سوال دراز کرنے کے لئے جھکنا چاہیے جو تمام مخلوقات سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔ اور دُنیا بھر کے تمام امیر و غریب اور شاہ و فقیر اُس کے در کے سوالی اور حاجت مند ہیں۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ [4]

"اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، سزاوارِ حمد وثنا ہے"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [5]

"(خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو تو بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے۔"

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ [6]

---

[4] سورۃ فاطر، 35/15۔

[5] البقرۃ، 2/273۔

[6] النساء، 4/32۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

"اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى﴾[7]

"اور آپ دنیوی زندگی میں زیب و آرائش کی ان چیزوں کی طرف حیرت و تعجب کی نگاہ نہ فرمائیں جو ہم نے (کافر دنیاداروں کے) بعض طبقات کو (عارضی) لطف اندوزی کے لئے دے رکھی ہیں تاکہ ہم ان (ہی چیزوں) میں ان کے لئے فتنہ پیدا کر دیں، اور آپ کے رب کی (اخروی) عطا بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔"

اور ایک مقام پر ارشاد ہوا:

﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[8]

"تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجالاؤ"

ان تمام آیات میں انسان کو قناعت پسندی، لوگوں سے بے نیاز ہو کر اور کسی سے طمع و لالچ کیے بغیر زندگی گزارنے کا درس دیا گیا ہے۔

[7] طہ، 20/131-

[8] الحج، 22/36-

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

فقر و استغناء کا نبوی تصور:

اسلام میں فقر و استغناء کا سب سے سنہری اور اہم اُصول 'قناعت پسندی' ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو جو کچھ ملا ہے اُس پر صبر و شکر کرے اور زیادہ کی حرص و طمع نہ کرے۔ بسا اوقات بعض لوگ مال و دولت کی فراوانی کے باوجود دوسروں کی اشیاء پر للچائی ہوئی نظر رکھتے ہیں، ایسے لوگ ظاہری دولت مند ہونے کے باوجود مفلس و محتاج ہوتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس وہ لوگ جو انتہائی غریب اور مفلس ہونے کے باوجود اپنے قلب و ذہن کو مال و دولت کی لالچ سے پاک رکھتے ہیں اور 'قوت لایموت' پر ہی قناعت کرت ہیں، وہ غریب ہونے کے ساتھ مستغنی و بے نیاز ہوتے ہیں۔ اِس لئے کہ استغناء و بے نیازی کا تعلق مال و دولت کی کمی زیادتی سے نہیں، بلکہ اُس کا تعلق قلب و روح کی پاکیزگی سے ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ.(9)

"اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے اور (صدقہ کی) ابتداء اپنے اہل و عیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغناء قائم رہے اور جو سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچالیتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ غنی کردیتا ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ.(10)

---

[9] بخاري، الصحيح، 2/518، الرقم: 1361، مسلم، الصحيح، 2/717، الرقم: 1034، ابن أبي شيبة، المصنف، 2/426، الرقم: 10687-

[10] مسلم، الصحيح، 2/730، الرقم: 1054، ترمذي، السنن، 4/575، الرقم: 2348، أحمد بن حنبل، المسند، 2/168، الرقم: 6572، 6609-

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

”بلاشبہ وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اس پر قناعت عطا فرمائی۔“

ایک اور مقام پر حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

طُوْبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ۔(11)

”اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی اور جسے بقدرِ ضرورت روزی نصیب ہو، اور اس نے اس پر قناعت کی۔“

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ۔ فَقَالَ ثَوْبَانُ : أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا.(12)

”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔“

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ):

اِعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ۔(13)

---

[11] ترمذي، السنن، 4/576، الرقم: 2349، أحمد بن حنبل، المسند، 6/19، رقم: 23944، ابن حبان، الصحيح، 2/481، رقم: 706۔

[12] أبو داود، السنن، 2/121، الرقم: 1643، نسائي، السنن، 5/96، الرقم: 2590۔

[13] طبراني، المعجم الأوسط، 4/306، الرقم: 4278، حاكم، المستدرک، 4/360، الرقم: 7921، بيهقي، شعب الإيمان، 7/348، الرقم: 10540۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

”جان لیجئے کہ مومن کی عظمت تہجد میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی رہنے میں ہے۔“

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِيَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.[14]

”دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔“

اسلامی تاریخ ایسے فقر و استغناء اختیار کرنے والے جلیل القدر لوگوں سے بھری پڑی ہے جنھوں نے اپنی زندگی میں اِس فانی دُنیا کی زیب و زینت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ قاضی بکار بن قتیبہ (م:270ھ) عہد عباسیہ کے ایک متبحر عالم و محدث تھے۔ بلادِ شام کے والی احمد بن طولون اُن کی مقررہ کردہ تنخواہ کے علاوہ ایک ہزار دینار بطور ہدیہ بھیجا کرتا تھا۔ کچھ سیاسی اختلاف کے باعث ابن طولون نے قاضی بکار کو دھمکی دی کہ فیصلہ ’ابن طولون‘ کے حق میں کیا جائے، جبکہ اُس فیصلے کو قاضی بکار غلط سمجھتے تھے۔ اس لیے آپ نے اُس کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ ابن طولون نے قاضی بکار کو جیل میں ڈال دیا اور کہا کہ:

فاعتقله وطالبه بحمل الذهب فحمله إليه بختومه، وكان ثمانية عشر كيسا فى كل كيس ألف دينار.[15]

14- ابن ماجه، السنن، 2/1373، الرقم:4102، حاکم، المستدرک، 4/348، الرقم:7873، طبراني، المعجم الكبير، 6/193، الرقم:5972، بيهقي، شعب الإيمان، 34417، الرقم:10522

15- ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الاعیان، دار الثقافہ، لبنان۔ 1/279، ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، مؤسسہ الرسالہ، بیروت۔ (1413ھ)۔ 12/603

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

”ابن طولون نے آپ کو قید میں ڈال دیا اور دی گئی رقم کا مطالبہ کیا، تو آپ نے وہی تھیلیاں ہیں، جو قاضی صاحب کے پاس بھیجی گئی تھیں اور اُن کی مہریں تک نہیں کھولی گئی تھی، واپس کر دیں، یہ تھیلیاں اٹھارہ تھیں، اور ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار موجود تھے۔“

سلسلہ چشتیہ کے عظیم المرتبت بزرگ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کی عملی زندگی بھی اپنے اَسلاف کے مطابق تھی۔ آپ کا لقب ’زہد الانبیاء‘[16] بھی اسی وجہ سے ہے کہ آپ نے اپنی تمام زندگی لوگوں سے بے نیازی میں گزاری۔

پیش کردہ مقالہ میں اس بات کا تفصیلا جائزہ لیا گیا ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی تعلیمات میں فقر واستغناء کا کیا مرتبہ ہے اور اس ذیل میں آپ کی زندگی پر کیا اثرات نظر آتے ہیں؟ نیز آپ نے اپنی تعلیمات سے اپنے متوسلین ومعتقدین کو جو پند و نصائح کیے، اُن کو منصۂ شہود پر لایا جائے گا۔ فقر و استغناء سے متعلق حضور بابا صاحب کی زندگی کے اہم عنوانات پر بعض احداث و واقعات دستیاب ہوئے، اِن کے حوالے سے آپ کا لوگوں سے مستغنی ہونا اجاگر کیا گیا ہے۔ فقر واستغناء کے تحت آپ کی تعلیمات درج ذیل ہیں:

بابا فرید الدین گنج شکر کا فقر و استغناء:

1-غناء

حضرت باباصاحبؒ ہمیشہ ارباب ثروت اور متوسلین حکومت سے دور رہے، اور دوسروں کو بھی یہی ہدایت کرتے رہے۔ عہد خلجی کا مشہور درویش سیدی مولہ جب اجودھن سے دہلی جانے لگا تو انہوں نے اسے ہدایت کی:

”تم دہلی جاکر خلقت سے آمدورفت رکھو، میں اس میں مانع نہیں۔ لیکن بادشاہ، امراء اور متقربان شاہ سے اختلاط نہ رکھنا، کیونکہ اس جماعت کی صحبت فقراء کے لیے ہلاکت کا باعث ہوتی ہے“۔[17]

16- چشتی، محمد اقبال، بابا فرید الدین گنج شکر کے تفسیری نکات، الاحسان ریسرچ جرنل: شمارہ:12، صفحہ:97، جی۔ سی یونیورسٹی، فیصل آباد۔

17- سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵،۱۰۷۔

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 19, 2025

جب وہ دہلی پہنچا تو اس نے وہاں ایک بڑی خانقاہ تعمیر کی اور بھاری لنگر جاری کیا۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگ اس خانقاہ میں کھانے اور دوسری ضروریات کے لیے آتے اور کوئی بھی محروم نہ جاتا۔ رفتہ رفتہ اس کا اثر بہت بڑھ گیا۔ اور اس نے حضرت بابا صاحبؒ کی نصیحت بھلا دی۔ اس نے خاندانِ غلاماں کے کئی ایسے امراء سے روابط پیدا کر لیے جو خلجیوں کے عہد حکومت میں اپنی جاگیریں کھو بیٹھے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر میں سیدی مولہ قتل ہوا۔

آپ فرماتے تھے:

"اہل دولت کی صحبت میں اپنے دین کو نہ بھولو۔"(18)

ایک مرتبہ سلطان ناصر الدین محمود جس کی درویشی ضرب المثل ہے، اپنے لشکر کے ساتھ اوچھ اور ملتان کی طرف جا رہا تھا۔ راستہ میں اس نے اپنے نائب السلطنت الغ خاں کو جو بعد میں سلطان غیاث الدین بلبن کے نام سے دہلی کا باقتدار بادشاہ ہوا، بابا صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ ساتھ ہی زرِ نقد اور چار دیہات کا جاگیر نامہ تھا۔ الغ خاں نے یہ چیزیں بابا صاحبؒ کے سامنے رکھ دیں۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ الغ خاں نے جواب دیا کہ خانقاہ کے درویشوں کے لیے کچھ نقدی ہے اور آپ اور آپ کی اولاد کے لیے چار گاؤں کی سند ہے۔ اگر قبول فرمائیں تو ہماری انتہائی خوش قسمتی ہو گی۔ بابا صاحبؒ نے فرمایا:

"نقدی تو درویشوں کے لیے ہے وہ ان میں تقسیم کر دی جائے اور جاگیر نامہ واپس لے جایئے کیونکہ اس کے دوسرے طالب بہت ہیں۔"(19)

آپ فرماتے تھے:

جو کچھ بھی اور جتنا بھی اللہ کی راہ میں دیا جائے اسراف نہیں ہے اور جو کچھ بھی غیر اللہ کے لیے خرچ کیا جائے، اسراف ہے۔(20)

---

[18] وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶، ۲۲۴، ۲۲۳۔

[19] سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵، ۱۰۷۔

[20] سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

آپ فرمایا کرتے تھے:

”اگر بزرگی چاہتے ہو تو بندگان شاہی سے التفات نہ کرو۔“[21]

آپ فرمایا کرتے تھے:

”جو درویش تونگری کی امید میں ہو اسے حریص سمجھ۔“[22]

الغ خان کے دل میں ان دنوں سلطنت اور جہاں گیری کی ہوس تھی اور سلطان ناصر الدین کی جگہ خود بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ اس لیے اپنے دل میں خیال کیا تھا کہ اگر سلطنت و حکومت میرے نصیب میں ہے تو اس بارے میں حضرت بابا صاحبؒ کی زبانِ مبارک پر میرے حق میں وہ الفاظ جاری ہو جائیں گے۔ جن سے میں اپنے مقصد پر استدلال کر سکوں گا۔ چنانچہ جب وہ رخصت ہونے لگا تو منتظر تھا کہ بابا صاحب اس معنی کا کشف کب کرتے ہیں۔ اس بات کے دل میں کھٹکتے ہی فوراً بابا صاحب کی زبان مبارک سے ذیل کی ابیات جاری ہوئے:

فریدونِ فرخ فرشتہ نبود   زعود وز عنبر سرشتہ نبود

زداد و دہش یافت آں نیکوئی تو داد و دہش کن فریدوں توئی[23]

معلوم نہیں کہ تخت نشینی کے بعد بلبن نے بابا صاحبؒ سے کس عقیدت کا اظہار کیا اور تعلقات کو کس حد تک بڑھایا۔ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بابا صاحبؒ نے چشتیہ سلسلے کی روایات پر عمل کرتے ہوئے سلطان سے کوئی تعلق پیدا نہیں کیا اور دنیاوی طاقتوں کے سامنے دینی وقار کو قائم رکھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے بلبن کے نام سفارش لکھنے پر اصرار کیا تو انہوں نے صرف اتنا لکھا:

---

21 وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶، ۲۲۴، ۲۲۳۔

22 الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۸۲۔

23 سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵، ۱۰۷۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

"میں نے اس کا حال پہلے اللہ تعالیٰ سے پھر تمہارے آگے پیش کیا۔ اگر تم اسے کچھ دوگے تو اصلی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ تم اس کے لیے مشکور ہوگے۔ اور اگر تم نے کچھ نہ دیا تو اصلی مانع اللہ تعالیٰ ہے تم اس سے معذور ہو۔"(24)

در حقیقت یہ اشارہ آپ کا فرمان اس ارشاد نبوی ﷺ کی متابعت میں تھا:

اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطى لما منعت ولاينفع ذا الجد منك الجد (25)

ایک مرتبہ کسی نے ایک نیا کرتہ نذر کیا دل دہی کی خاطر پہن لیا مگر اسی وقت اتار کر متوکل صاحب کو دے دیا اور فرمایا:

"ذوق پھٹے پرانے کپڑوں میں ہی ملتا ہے۔"

آپ کی وضع قطع نہایت سادہ تھی۔ زندگی سادگی کا مرقع تھی۔ رہن سہن سادہ اور عام طرز کی تھی وحید مسعود بیان کرتے ہیں:

ایک گدڑی تھی جس پر دن کو بیٹھا جاتا تھا اور رات کو اوڑھی جاتی تھی اگر اوپر کو سر کا لیتے تو پیر کھل جاتے اور بستر خالی رہ جاتا۔ پاؤں ڈھانکنے کے لیے علیحدہ سے ایک ٹکڑا ڈال لیا جاتا تھا۔ مرشد کا عصا تکیہ کا کام دیتا تھا دربار میں جب جلوہ فرماتے تو ایک مختصر سی چادر لاغری کا پردہ بن جاتی اور وقار وجاہت کی نمائش کرتی۔ خوراک مختصر وسادہ تھی۔ اجودھن پہنچ کر پیلو کے پھلوں اور درویشانہ روٹی پر قناعت کی۔ درویشانہ روٹی سے زنبیل گردانی مراد ہے۔ فتوحات کا دروازہ کھلا تو بارگاہِ عالی کا بھی دروازہ آدھی رات تک کھلا رہنے لگا جماعت خانہ میں تمام ضروری سامان مہیا و موجود تھا۔ آیندہ وروند شکم سیر ہو کر کھاتے مقیم حضرات بخوبی بسر کرتے۔(26)

24- سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵، ۱۰۷؛ وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:202

25- شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مترجم: محمد عبدالاحد، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۷؛ طالب ہاشمی، شیخ الشیوخِ عالم، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور۔

26- وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۹۰۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

سید نصیر اس بات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

باباصاحب نے اپنی پوری طویل زندگی میں کبھی اچھالباس نہیں پہنا۔ افلاس اور غربت دونوں نے انہیں مجبور کر دیا تھا کہ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنیں۔ اپنی ابتدائی زندگی میں جب شیخ جلال الدین تبریزی ان سے کھتواں میں ملے تو باباصاحبؒ کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ آگے چل کر جب مولانا ترک کی ان سے ملاقات ہوئی تو ان کے کپڑے اسی حالت میں تھے۔ جب کئی سال کے بعد وہ دہلی پہنچے تو میلے کچیلے کپڑوں میں تھے۔ دہلی میں بھی ایک روز شیخ بدرالدین غزنوی کا وعظ سننے گئے تو شیخ صاحب نے باباصاحبؒ کی تعریف و توصیف کی تو وہ چیتھڑوں میں ملبوس تھے۔ لہذا کوئی انہیں نہ پہچان سکا۔ اجودھن کے دورانِ قیام میں وہ اسی طرح رہے۔ جب انہیں کوئی نئے کپڑے نذر کرتا تو وہ کسی حاجت مند کو دے دیتے۔ (27)

آپ فرماتے ہیں:

"فقیر جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو وہ یہ سمجھے کہ اس نے کفن پہن لیا ہے۔" (28)

ایک مرتبہ آپ کی زوجہ محترمہ نے حضرت خواجہ صاحبؒ سے عرض کیا کہ لڑکا بہت سخت بیمار ہے اور بھوک کی شدت کی وجہ سے مر رہا ہے۔

شیخ فرید الدین گنج شکر نے سر اٹھا کر جواب دیا کہ اگر موت آجائے تو مسعود کیا کرے گا اور بھوک سے مر جائے اور دنیا سے سفر کر جائے تو اس کو لے جا کر دفن کر دو۔ (یہ زوجہ محترمہ کے ذہن کا علاج تھا کہ ہر جانب سے مایوس کر کے اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ کرنا تھا۔) (29)

---

27 سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۴۹۔

28 شیخ عبد الحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۶۔

29 شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم: محمد عبد الاحد، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:،۱۴۱؛ وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۵۴

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

قرض اور توکل

صوفیاء کی زندگیاں کسی کو حق دینے میں بسر ہوئی وہ جائز اشیاء کے استعمال میں بھی حد درجہ احتیاط کرتے حرام تو ان کی زندگیوں سے کوسوں دور تھا۔ لیکن اگر کسی چیز کے بارے میں ذرا سا شائبہ ہو جائے تو اس کے استعمال کو بھی ترک کر دیتے اگرچہ وہ جائز ہی کیوں نہ ہوتی۔ حضرت بابا فریدؒ کی زندگی بھی اس اصول پر قائم تھی۔ آپ کا کھانا نہایت سادہ ہوتا حتیٰ کہ اکثر نمک سے بے نیاز ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ بقال سے قرض لے کر محبوب الٰہی نے نمک ڈال دیا تھا۔ لقمہ اٹھاتے ہی فرمایا کہ مشتبہ ہے اور فقراء میں تقسیم کروا دیا۔ جب سلطان المشائخ نے غلطی کا اعتراف کیا تو فرمایا:

"فقیر کو قرض لینے سے مر جانا بہتر ہے۔ قرض توکل کا دشمن ہے۔"[30]

آپ فرمایا کرتے تھے:

"عقلمند وہ ہے جو اللہ پر توکل کرے اور کسی سے امید نہ رکھے۔"[31]

اسی طرح آپ فرماتے تھے:

درویش کو مر جانا بہتر ہے مگر لذتِ نفس کے لیے قرض نہ لے کیونکہ قرض اور توکل میں مشرق و مغرب کا بعد ہے۔[32]

آپ لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے خانقاہ میں بیٹھتے تو اپنے مرشد کی طرح دنیوی مال و متاع سے ہمیشہ مستغنی رہتے۔ آپ کی تمام زندگی فقیرانہ عسرت اور درویشانہ استغناء میں گزری۔ لباس و غذا میں شانِ بے نیازی پائی جاتی تھی۔ جسم پر کپڑے بوسیدہ ہو کر پھٹ جاتے تو بھی علیحدہ نہ کرتے۔

---

[30] وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۹۱۔

[31] وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶، ۲۲۴، ۲۲۳۔

[32] وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶، ۲۲۴، ۲۲۳؛ سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۶۰

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

"ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحبؒ کا زیب تن لباس بوسیدہ ہو گیا۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک کرتا پیش کیا۔ آپ نے یہ کرتہ پہن لیا اور پھر فوراً ہی اتار کر شیخ نجیب الدین المتوکل کو دے دیا اور ارشاد فرمایا کہ جو لطف و سرور مجھے اس پھٹے پرانے لباس میں آتا ہے وہ نئے لباس میں نہیں آتا۔"[33]

محبت اور برداشت

آپ بہت نرم مزاج تھے لہجے میں ملاطفت رہتی تھی۔ سید صباح عبد الرحمن لکھتے ہیں:

ایک بار چار درویش آئے اور آپؒ سے سخت لہجے میں گفتگو کی۔ تو آپ نے جواباً ان کی دلجوئی فرمائی اور مہمان داری کرنے کی کوشش کی۔ جب وہ جانے لگے تو حضرت باباصاحبؒ نے ہدایت کی کہ وہ بیابان کی راہ سے نہ جائیں لیکن وہ نہ مانے جب وہ جاچکے تو زار و قطار رونے لگے جیسے کوئی ماتم کرتا ہو۔ بعد میں معلوم ہوا کہ بیابان میں باد سموم اٹھی اور وہ چاروں درویش ہلاک ہو گئے۔[34]

عاجزی و انکساری

آپ کی طبیعت میں عاجزی و انکساری کا عنصر غالب تھا۔ ایک دفعہ آپ کے پاؤں میں تکلیف تھی جس کی وجہ سے آپ فرش پر بیٹھنے سے معذور تھے چنانچہ ارادت مندوں کی مجلس میں بیٹھنے کے لیے آپ کے لیے چارپائی لائی گئ تو اپنے کو اونچی جگہ پا کر مریدین سے معذرت کی اور اپنی تکلیف بتائی۔ حاضرین نے آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعا کی اور آپ سے عرض کی کہ ہماری صحت آپ ہی کی صحت کے ساتھ ہے۔[35]

33 شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم: محمد عبد الاحد، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۰؛ سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان۔ لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

34 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲۔

35 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

”ایک بار خانقاہ میں کچھ درویش آئے۔ گھر میں سوائے جوار کے اور کچھ نہ تھا۔ چنانچہ وہی جوار پیسا اور اس کی روٹیاں پکا کر درویشوں کے پاس لائے۔“(36)

شانِ استغنا و بے نیازی

حضرت گنج شکرؒ کے نکاح میں الغ خان کی ایک لڑکی بی بی ہزیرہ بھی تھیں، جن سے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئی۔ الغ خان جب بادشاہ بن کر دہلی کے تخت پر جلوہ افروز ہوا، تو اس سے گنج شکرؒ کی شانِ استغنا و بے نیازی بدستور قائم رہی۔ اس استغناء کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ متوسلین کو بھی ارباب حکومت اور اصحاب ثروت سے دور رہنے اور ان سے کسی قسم کا فائدہ نہ اٹھانے کی ہمیشہ تلقین کیا کرتے تھے۔

شیخ بدرالدین غزنویؒ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ انہیں ملک نظام الدین خریطہ دار نے دہلی میں ایک خانقاہ بنوا کر دی۔ نظام الدین ان کی راحت و آرام کے لیے ہر قسم کا سامان مہیا کیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد شاہی حکام نے ملک نظام الدین کو زر کثیر کے غبن کے الزام میں گرفتار کر لیا جس سے شیخ بدرالدین کی راحت و آرام میں خلل واقع ہوا۔ انہوں نے حضرت شیخ فرید الدین کی خدمت میں ایک رقعہ تحریر کیا کہ شاہی عہدہ داروں میں میرا ایک معتقد جس نے میرے واسطے خانقاہ بنوائی تھی غبن کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میری طبیعت پریشان رہتی ہے۔ آپ سے دعا کی التماس ہے تاکہ مرید کی رہائی ہو اور درویشوں کا کاروبار سرانجام پائے۔ حضرت بابا گنج شکرؒ نے اس رقعہ کو پڑھا تو سر ہلایا۔ اور جواب میں تحریر فرمایا:

”عزز الموجود کا رقعہ پہنچا اس کے مطالعہ سے خوشی ہوئی اور جو کچھ اس میں درج تھا آگاہی ہوئی۔ جو کوئی اپنی روش پر چلے گا وہ ضرور ایسی حالت میں گرفتار ہو گا۔ جس سے ہمیشہ بے چین رہے گا آپ تو پیرانِ پاک کے معتقدوں میں ہیں، پھر ان کی روش کے خلاف خانقاہ کیوں بنوئی اور اس میں کیوں بیٹھے۔ حضرت خواجہ قطب الدین اور آپ

---

36 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص: ۱۰۰۔ ۱۰۲۔

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

کے پیر بے نظیر خواجہ معین الدین کی روش اور عادت تو یہ نہیں رہی کہ اپنے لیے خانقاہ بنا کر دکانداری کریں۔ ان کا شیوہ تو گم نامی اور بے نشانی رہا"۔[37]

آپ کا معمول تھا کہ آپ حکومتی عہدیدار ان سے ہمیشہ صرف نظر کیا کرتے تھے۔ اگر کسی شاہی ملازم سے کوئی واسطہ رکھتے تو محض اس خاطر کہ اس کو پند و نصیحت کے ذریعہ راہ راست پر لائیں۔ آپ کے رشد و ہدایت سے جو فیوض جاری ہوئے ان سے سلطان غیاث الدین بلبن خود بھی متاثر تھا اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔

بلبن کا عہد نہ صرف سیاسی نقطہ نظر سے ممتاز تھا بلکہ اس زمانہ میں اتنے مشائخ عظام جمع ہو چکے تھے کہ مؤرخوں نے اس عہد کو خیر الاعصار لکھا ہے۔ حضرت گنج شکرؒ کے علاوہ شیخ الشیوخ شیخ بہاؤالدین زکریاؒ، شیخ صدر الدین عارفؒ، شیخ بدر الدین غزنوی اور سید مولا کے انوار سے ہندوستان منور ہو گیا تھا۔[38] بلبن کو ان تمام اولیاء اللہ سے عقیدت تھی اور اسی عقیدت کا نتیجہ تھا کہ اس نے اپنے لڑکے کو خاص طور پر تاکید کی تھی کہ

"قضات و حکام متقی و متدین نصب فرمائی تا کہ رواج دین و رونق عدل میان علائق پدید آمید"[39]

ترجمۃ: قاضی اور سرکاری افسر متقی اور دیندار لوگوں میں سے مقرر کرو تا کہ شریعت کو فروغ ہوا اور عدل و انصاف کا بول بالا ہو۔[40]

آپ فرماتے تھے:

---

37 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲-

38 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۵۵ء، ص:۶۷،۶۶-

39 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲-

40 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۷۵-

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

صوفی دنیااور دنیاکے لوگوں سے بے نیاز اور مستغنی ضرور رہتاہے۔مگر کسی حال میں وہ دنیا کی مذمت اور ہجو نہیں کرتا۔صوفی نہ تو دنیاسے محبت کرتاہے اور نہ اس سے عداوت رکھتاہے۔(41)

قناعت پسندی

آپ کی قناعت پسندی کے بارے میں بہت سے اقوال اور روایات ملتی ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ دنیا سے کس قدر بے رغبت تھے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ مسعود گنج شکر کے بعض ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء کے ہاتھ لکھے ہوئے ملے جن میں لکھا ہوا ہے کہ چار چیزوں کے بارے میں سات سو مشائخ سے سوال کیا گیاتو سب نے ایک ہی جواب دیا:

۱۔گناہوں کو چھوڑ دینے والا سب سے زیادہ عقل مند ہے۔

۲۔دانااور حکیم آدمی وہ ہے جو کسی چیز پر غرور نہیں کرتا۔

۳۔قناعت کرنے والا ہی سب سے زیادہ مالدار اور غنی ہے۔

۴۔تارک قناعت ہی سب سے زیادہ محتاج اور غریب ہے۔"(42)

آپ فرماتے ہیں:

"درویش جو اس دنیائے ادنیٰ کی رفعت وجاہ کا خواستگار ہو اور دنیا کے لوگوں کے لطف و کرم کا خواہاں ہو،وہ درویش نہیں درویشوں کا نام بدنام کرنے والاہے اور مرتد طریقت ہے،کیونکہ فقراء کو دنیاسے اعراض ہے۔جس درویش کو ذرہ برابر بھی دنیا کی دوستی ہو گی وہ مردودِ طریقت ہے۔"(43)

---

41 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲۔

42 شیخ عبد الحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۵۔

43 سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۳۔

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

حضرت گنج شکر نے راہ سلوک میں دل کی صلاحیت پر زیادہ زور دیا ہے اور اس کو سلوک کی اصل کہا ہے۔ یہ صلاحیت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو لقمہ حرام سے پرہیز کرتا ہے اور اہل دنیا سے اجتناب کرتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"فقرا اہل عشق ہیں اور علماء اہل عقل اسی لیے دونوں میں اختلاف ہے راہ سلوک میں درویش کا عشق عالم کی عقل پر غالب ہے۔ درویشی پردہ پوشی ہے، خود فروشی ہے اور قناعت ہے۔"(44)

اپنی زندگی کے آخری زمانے میں بابا صاحبؒ کو بڑی تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑا۔ ماہ رمضان میں بھی ان کے خاندان کو افطار کے لیے بہت کم ملتا تھا۔ حضرت نظام الدین رمضان کا پورا مہینہ بابا صاحب کے ساتھ مقیم رہے مگر ایک روز بھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ جب وہ دہلی روانہ ہونے والے تھے تو بابا صاحب نے انہیں ایک سلطانی (سونے کا سکہ) دی اور یہ بابا صاحبؒ کے پاس آخری سلطانی تھی شام کو حضرت نظام الدین اولیاء کو معلوم ہوا کہ سارے خاندان کو فاقہ کرنا پڑے گا۔ اس لیے انہوں نے وہ سلطانی پھر اپنے مرشد کے قدموں میں رکھ دی۔(45)

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ جس کھاٹ پر آپ سویا کرتے تھے اس کا بستر اس قدر چھوٹا تھا کہ پائنتی ننگی رہ جاتی تھی آپ کے پاس حضرت خواجہ قطب الاقطاب کا عطا کردہ عصا تھا جو آپ چوم کر ہاتھ میں لیتے تھے اور جب آرام کرتے تھے تو کھاٹ کے سرہانے کی طرف رکھ کر سوتے تھے۔(46)

آپ نے نہایت تنگی ترشی سے زندگی بسر کی۔ آپ کے پاس گزر بسر کرنے کے لیے کوئی دنیاوی ذرائع نہیں تھے۔ حتی کہ آپ کے کفن خریدنے کے لیے بھی پیسے نہیں تھے۔

"امیر خورد کی دادی نے کفن کے لیے ایک سفید چادر دی۔ ایک دفعہ حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنے مریدوں کے سامنے ان تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

[44] وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۳، ۲۲۲۔

[45] سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۵۵۔

[46] الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۴۸۔۱۴۶۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

پنبۂ حلاج رارسم کفن داری نبود   خانہ بردوش فناسامان داری بہم نداشت"

ان کے دولت کدہ کادروازہ اکھاڑ کر قبر کے لیے کچی اینٹیں مہیا کی گئیں۔[47]

شان استغنا

حضرت باباصاحب کی شانِ استغنا اور توکل کی عجیب کیفیت تھی۔ اگرچہ کثیر العیال تھے اور لنگر خانہ کی وجہ سے اخراجات بہت زیادہ تھے۔ لیکن مال ومتاع دینوی سے یکسر بے نیاز تھے۔ ارادت مندوں میں بادشاہان وقت تک شامل تھے لیکن آپ نے ساری زندگی عسرت و تنگدستی میں گزارنا پسند فرمایااور کسی صاحبِ جاہ ومال کے سامنے ہاتھ پھیلانا گوارا نہ کی۔[48]

آپ اپنے پیرومرشد کے نہایت فرماں بردار تھے، آپ کے گھر میں فقروفاقہ رہتا تھا،جب آپ کا وصال ہواتوگھر میں کفن کے لئے پیسہ نہ تھا۔ مکان کادروازہ توڑ کراس کی اینٹیں قبر میں لگائی گئیں[49]

صوم داؤدی چھوڑ کر صوم الدہر اختیار کرنا:

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب حضرت شیخ الاسلام گنج شکر ہانسی میں قیام فرماتے تھے تو شیخ علی گردمیرٹھ سے آپ کو ملنے آئے۔ ان ایام میں حضرتِ اقدس صوم داؤدی رکھتے تھے یعنی ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ جس دن روزہ نہیں تھا حضرت اقدس نے شیخ علیؒ کو کھانے پر بلایا ابھی کھانا شروع نہیں ہوا تھا کہ شیخ علیؒ کے دل میں خیال آیا کہ کیاہی اچھا ہوتا کہ حضرت خواجہ گنج شکر صائم الدہر ہوتے یعنی ہر روز روزہ رکھتے ،جونہی ان کے دل میں یہ خیال آیا حضرت شیخ الاسلام کو روشن ضمیری سے اس کا علم ہو گا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ کر فرمایا

---

[47] سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۹۰۔

[48] طالب ہاشمی، شیخ الشیوخِ عالم، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور ص:۸۹۔

[49] سیر الاولیاء (فارسی) ص۷۷۔

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

کہ جو کچھ خاصانِ خدا کے دل میں آتا ہے اسی پر عمل کرنا بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس روز کے بعد آپ نے صوم الدہر شروع کر دیا۔

حضرت گنج شکرؒ کا کھانا

حضرت سلطان المشائخ سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ جب شیخ الاسلام گنج شکرؒ نے اجودھن میں سکونت اختیار کر لی تو خلقِ خدا اس قدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی کہ آدھی آدھی رات تک مجمع رہتا تھا اور آنے والوں کے سامنے طرح طرح کے کھانے رکھے جاتے تھے اور ہر شخص کے ساتھ نہایت مہربانی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور کسی شخص کو محروم نہیں کرتے تھے لیکن آپ کا اپنا یہ حال تھا کہ جنگل کے پھل مثلاً پیلو اور ڈیلھے (کریر کا پھل جو نہایت ہی ادنی ہوتا ہے اور بکریاں بھی کم کھاتی ہیں) کھا کر بسر اوقات کرتے تھے۔[50]

سخاوت:

آپ کی دریا دلی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تنگدستی کی حالت کے باوجود جو بھی میسر آتا وہ اردات مندوں میں تقسیم فرما دیتے حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں:

> ”آپ شربت سے روزہ افطار فرماتے تھے جس میں کشمش کے چند دانے ہوتے تھے۔ شربت کا نصف یا دو تہائی حصہ حاضرین مجلس کو عطا فرماتے تھے اور ایک تہائی خود نوش فرماتے تھے بلکہ اس میں سے بھی کچھ بچا کر اپنے خاص خادمین کو عنایت فرماتے تھے۔“[51]

آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو وہ بھی آدھا حاضرین میں تقسیم فرما دیتے۔ سلطان المشائخ لکھتے ہیں:

> ”نماز سے پہلے گھی لگا کر دو روٹیاں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تھیں۔ ایک روٹی کے ٹکڑے کر کے آپ حاضرین مجلس کو عنایت فرماتے تھے اور ایک خود تناول فرماتے بلکہ اس روٹی میں سے بعض لوگوں کو عطا فرمایا کرتے تھے۔ زہے نصیب مغرب کی نماز کے بعد آپ مشغول بحق ہو جاتے تھے۔ اس کے دستر خوان لگتا تھا

---

50 الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۴۸۔۱۴۶۔

51 الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۴۸۔۱۴۶۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

اور حاضرین مجلس کے سامنے قسم وقسم کے کھانے رکھے جاتے تھے لیکن آپ اس میں سے کچھ نہیں کھاتے تھے اور پھر دوسرے دن کے افطار کے وقت اسی طرح روزہ افطار فرماتے تھے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ سحری بھی نہیں کرتے تھے اور چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک وقت روٹی کے چند ٹکڑے اور تھوڑاسا شربت نوش فرماتے تھے
۔

درویشوں کی خدمت:

ایک دن ایک کامل بزرگ حضرت خواجہ گنج شکر قدس سرہ کے ہاں مہمان ہوئے۔ حضرتِ اقدس فوراً گھر تشریف لے گئے۔ لیکن گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہ تھی سوائے تھوڑے سے جوار کے دانوں کے آپ نے ان دانوں کو چکی میں ڈال کر اپنے ہاتھ سے آٹا بنایا اور پھر اپنے ہاتھ سے روٹی پکا کر درویش کی خدمت میں پیش کی۔ درویش نے مسکرا کر کہا کہ بابا فرید آپ کے گھر میں کچھ نہیں تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے خود آٹا بنایا اور روٹی پکائی۔ اب آپ کیا طلب کرتے ہیں۔ آپ نے کہا میں درویشوں کا خادم ہوں اور میری آروزو وہی ہے جو درویشوں کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس درویش نے آپ کے لیے دعا کی جس سے آپ کو مزید نعمت ملی۔[52]

سیر الاولیاء میں لکھاہے:

"ایک دن خادم نے بازار سے نمک ادھار لے کر آٹے میں ڈالا جب کھانالایا گیاتو حضرت اقدس نے روشن ضمیری سے فرمایا کہ کھانے سے اسراف کی بُو آتی ہے۔چانچہ آپ نے اس روز کھانانہ کھایا۔"

حضرت سلطان المشائخ سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں:

"آخر عمر میں حضرت شیخ الاسلام نہایت عسرت اور تنگی کے ساتھ زندگی بسر فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان شریف میں بہت ہی کم کھانالایا جاتا تھاجو حاضرین کے لیے کافی نہ ہوتا تھااور میں نے بھی کبھی سیر ہو کر کھانانہیں کھایا تھا۔"

52- الحاج،واحد بخش سیال چشتی صابری،مقام گنج شکر،بزم اتحاد المسلمین لاہور،۱۴۱۱ھ،ص:۱۸۷

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

ترک دنیا/استغناء:

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں:

جب میں حضرت اقدس سے رخصت ہو کر دہلی جانے لگا تو آپ نے زادِراہ کے طور پر مجھے ایک سلطانی (سکہ وقت) عطا فرمائی اور اسی دن مولانا بدرالدین اسحاق کے ذریعے کہلا بھیجا کہ آج نہ جاؤ کل چلے جانا۔ چانچہ میں ٹھہر گیا۔ حضرت شیخ کے گھر اس دن کچھ نہیں تھا۔ یہاں تک کہ افطار کے لیے بھی کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے وہ سلطانی حضرت شیخ کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ حکم ہو تو اس سے کوئی چیز خریدی جائے۔ یہ دیکھ کر حضرتِ اقدس بہت خوش ہوئے اور میرے حق میں دعا کی اور فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے خدا تعالیٰ سے قدرے دنیا طلب کی ہے۔ حضرت شیخ کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات سن کر میرے جسم پر لرزہ طار ہو گیا کیونکہ کئی بزرگانِ دین دنیا کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں میرا کیا حال ہو گا۔ جونہی میرے دل میں یہ خیال آیا حضرتِ اقدس نے فرمایا کہ فکر مت کرو، تمہارے لیے دنیا باعثِ فتنہ نہ ہو گی۔ یہ بات سن کر میری جان میں جان آئی چنانچہ حضرتِ اقدس کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ چاروں طرف سے فتوح کے دروزے کھل گئے اور اس قدر مال و دولت حضرت سلطان المشائخ کی خانقاہ میں جمع ہونے لگا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ آپ کے لنگر میں ستر سیر نمک روازانہ خرچ ہوتا تھا اور ستر اونٹ پیاز اٹھا کر لاتے تھے اور وہ روزانہ خرچ ہو جاتے تھے۔

حضرت سلطان المشائخ نے فوائد الفواد میں ذکر کرتے ہیں:

سیم وزر کے جمع ہونے سے مقصد یہ ہے کہ اس سے دوسروں کو نفع پہنچے میرا دل اول دن سے ہی کسی چیز کے جمع کرنے پر نہ تھا اور نہ کبھی دنیا کی طلب میں رہا لیکن جب میں شیخ الاسلام سے جا ملا تو ایسے سے پیوندا ہوا کہ ان کی نظر میں دونوں جہاں بھی نظر نہیں آتے تھے یکبارگی سب کو ترک کیے ہوئے تھے۔[53]

حضرت امیر خسرو حضرت محبوبِ الٰہی کی شان میں فرماتے ہیں کہ

در حجرۂ فقر بادشاہ ہے　　　　در عالم دل جہاں پنا ہے

53- الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص: ۱۹۱

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

شہنشاہ بے سریر و تاج   شاہانش بخاک پائے محتاج

آپ فقیری کے حجرہ میں بیٹھ کر بادشاہی کرتے تھے اور عالمِ باطن میں جہاں پناہی کرتے تھے۔ اگرچہ آپ کے پاس نہ تخت تھا نہ تاج لیکن شاہانِ عالم سب تھے آپ کے محتاج [54]

خلاصۃ البحث:

انسان کا استغناء یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ذات کے علاوہ دوسرے تمام لوگوں سے بے نیاز اور مستغنی ہو کر زندگی گزارے۔ نہ کسی کے مال و دولت پہ نظر ہو نہ عہدہ و اقتدار پہ، نہ جاہ و منزلت پہ نظر ہو نہ شان و شوکت پہ۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے ہمیشہ لوگوں سے مستغنی ہو کر اپنی زندگی گزاری، کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کیا۔ آپ کے طرزِ زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کی بجائے اُس کے سامنے جھکا جائے جو تمام مخلوقات سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔ یہ مقالہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑنے اور لو لگانے کی تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ نیز اِس مقالہ میں اس بات کا شعور بیدار کیا گیا ہے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی تعلیمات میں فقر و استغناء کا کیا مرتبہ ہے اور اس ذیل میں آپ کی زندگی پر کیا اثرات نظر آتے ہیں۔ نیز آپ نے اپنی تعلیمات سے اپنے متوسلین و معتقدین کو جو پند و نصائح کیے، اُن کو منصۂ شہود پر لایا گیا ہے۔

References

چشتی صابری، میاں عبدالحمید، مردان حق (چشت اہل بہشت)، کوئٹہ، پاکستان۔ المطبوع: ۱۹۹۸ء۔ ص ۴۷

کپتان واحد بخش سیال چشتی، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین، لاہور، پاکستان۔ المطبوع: ۱۴۱۱ھ۔ ص ۱۳۹

سورۃ فاطر، 15/35

البقرۃ، 273/2

النساء، 32/4

طہ، 131/20

الحج، 36/22

---

[54] الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص: ۱۴۸۔۱۴۶

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 19, 2025

بخاري، الصحيح،2/518، الرقم:1361، مسلم، الصحيح،2/717، الرقم:1034، ابن أبي شيبة، المصنف،2/426، الرقم:10687

مسلم، الصحيح،2/730، الرقم:1054، ترمذي، السنن،4/575، الرقم:2348، أحمد بن حنبل، المسند،2/168، الرقم:6572، 6609

ترمذي، السنن،4/576، الرقم:2349، أحمد بن حنبل، المسند،6/19، رقم:23944، ابن حبان، الصحيح،2/481، رقم:706

أبوداود، السنن،2/121، الرقم:1643، نسائي، السنن،5/96، الرقم:2590

طبراني، المعجم الأوسط،4/306، الرقم:4278، حاكم، المستدرک،4/360، الرقم:7921، بيهقي، شعب الإيمان،7/348، الرقم:10540

ابن ماجه، السنن،2/1373، الرقم:4102، حاكم، المستدرک،4/348، الرقم:7873، طبراني، المعجم الكبير،6/193، الرقم:5972، بيهقي، شعب الإيمان،34417، الرقم: 10522

ابن خلکان، ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الاعیان، دار الثقافہ، لبنان۔1/279، ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، مؤسسہ الرسالہ، بیروت۔(1413ھ)۔12/603

چشتی، محمد اقبال، بابا فرید الدین گنج شکر کے تفسیری نکات، الاحسان ریسرچ جرنل: شمارہ:12، صفحہ:97، جی۔سی یونیورسٹی، فیصل آباد

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵،۱۰۷

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶،۲۲۴،۲۲۳

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵،۱۰۷

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶،۲۲۴،۲۲۳

الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۸۲

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵،۱۰۷

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۰۵،۱۰۷؛ وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:202

شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم: محمد عبد الاحد، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۷؛ طالب ہاشمی، شیخ الشیوخِ عالم، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۹۰

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۴۹

شیخ عبد الحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۶

شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم: محمد عبد الاحد، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۱؛ وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۵۴

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۱۹۱

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶،۲۲۴،۲۲۳

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۶،۲۲۴،۲۲۳؛ سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۶۰

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم: محمد عبد الاحد، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۰؛ سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۵۵ء، ص:۶۷،۶۶

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۷۵

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۰۔۱۰۲

شیخ عبد الحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، ممتاز اکیڈمی لاہور، ص:۱۴۵

سید صباح الدین عبد الرحمن، تذکرہ اولیائے کرام، ادبستان لاہور، ۱۹۷۳، ص:۱۰۳

وحید احمد مسعود، سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گن شکر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۲۳، ۲۲۲

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۵۵

الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۴۸۔۱۴۶

سید نصیر احمد، بابا فرید گنج شکر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۹۰

طالب ہاشمی، شیخ الشیوخِ عالم، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور ص:۸۹

سیر الاولیاء (فارسی) ص ۷۷

الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۴۸۔۱۴۶

الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۴۸۔۱۴۶

الحاج، واحد بخش سیال چشتی صابری، مقام گنج شکر، بزم اتحاد المسلمین لاہور، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۸۷

OPEN ACCESS

CC BY